Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶ مورخہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء یوم سہ شنبہ مطابق ۲۷ صفر سنہ ۱۳۵۰ھ جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور کی گھٹنے والی پھنسی قریباً اچھی ہو گئی ہے۔ خاندانِ نبوت میں خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ۱۲ جولائی علاقہ یو۔ پی میں تبلیغ کے لئے روانہ کئے گئے۔

۱۰ جولائی بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری بی۔ اے پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور جناب صدر نے مسلمانان کشمیر کے حقوق کی حفاظت کے متعلق موثر تقریریں کیں اور بتایا۔ کہ ۹۵ فیصدی مسلم آبادی کے حقوق کی نگہداشت نہ کرنا اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اتفاقی طور پر چند ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ جو اگلے پرچہ میں درج کئے جائیں گے۔

مظلومین کانپور کی فریاد

کیا مسلمان اپنے مظلوم بھائیوں کی امداد کیطرف ہاتھ نہیں بڑھائینگے

برادران آپ لوگ متواتر کانپور کے فساد کے حالات اخبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ کانپور کا بلوہ کوئی معمولی بلوہ نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک وسیع ہندو سازش کا آخری مظاہرہ تھا۔ بنارس۔ آگرہ اور مرزاپور کے بعد کانپور میں مسلمانوں کا قتل عام چیلنج تھا ہندوستان کے مسلمانوں کو۔ کہ وہ ایک ایک کر کے اس ملک سے نابود کر دیئے جائیں گے۔ اور ان کی امداد کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ بنارس میں مسلمان مارے گئے۔ اور دوسرے مسلمانوں نے ان کی مدد نہ کی۔ اور متعصب ہندوؤں نے ایک یادداشت لکھ لی۔ کہ مسلمانوں کا خون ہندوستان میں بہت ارزاں ہے۔ آگرہ میں مسلمان مارے گئے اور کسی نے ان کی مدد نہ کی۔ اور مہاسبھائی ذہنیت والوں نے ایک اور یادداشت لکھ لی۔ کہ مسلمانوں کا خون بہت ہی ارزاں ہے۔ مرزاپور میں مسلمان مارے گئے۔ اور کسی مسلمان نے ان کی مدد نہ کی۔ اور مہاسبھائی ذہنیت والوں نے ایک اور یادداشت لکھ لی۔ کہ مسلمانوں کے خون سے ارزاں اور کوئی چیز نہیں۔ اس کے بعد کانپور کی باری آئی۔ اور اس میں غدر سے زیادہ دل دہلانے والے واقعات ظاہر ہوئے۔ پوربیوں نے انگریزوں سے وہ کچھ نہ کیا تھا۔ جو اس شہر میں دوسرے ہندوؤں نے مسلمانوں سے کیا ہے۔ جس طرح جنگلی جانوروں کے ایک گلہ میں گھس کر شکاریوں کا گروہ

بے تحاشا بندوقیں چلانا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح کانپور میں ہُوا۔ ہزارہا مکانات مسلمانوں کے جلا دیئے گئے۔ کئی محلے ایسے ہیں۔ کہ ان میں شاید ہی کوئی مکان سلامت کھڑا ہو۔ نقصان بھی معمولی نہیں۔ بلکہ ہر مکان کی چھتیں اور دروازے جلائے گئے۔ اور دیواریں توڑ دی گئیں۔ پیشہ وروں کے آلات بڑے بڑے ہتھوڑوں سے کوٹ کوٹ کر بیکار کر دیئے گئے۔ ایک درزیوں کے علاقہ میں سینے کی مشینوں کے کچلے ہُوئے ڈھیر اب تک نظر آ رہے ہیں۔ بکیں مسلمانوں کو مارا ہی نہیں گیا۔ بلکہ اُن پر تیل ڈال کر جلایا بھی گیا۔ اور بعض جگہ تو سسکتے ہوئے زندہ آدمی جلا دیئے گئے۔ کئی مکانوں میں اب تک جلے ہوئے چھیتڑے ملتے ہیں۔ جو ان لوگوں کی یادگار ہیں جنہیں جلایا گیا۔ کئی گھروں۔ اور مساجد میں اب تک۔ خُون کے چھینٹے اس دردناک واقعہ کو یاد دلا رہے ہیں جبکہ غریب مسلمانوں کو مار مار کر اُن کا سر پھوڑا گیا۔ مسلمان آگے ہی غریب ہے۔ لیکن اس بلوہ میں مسلمان کو لوٹ مار سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ تیس مسجدیں کلّی طور پر یا جزئی طور پر توڑ دی گئیں۔ گنبد توڑے گئے۔ منارے گرائے گئے۔ اور دروازے جلا دیئے گئے۔ کئی جگہ قرآن کریم کی بھی بے حرمتی کی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جوش میں آ کر مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کا مقابلہ کیا ہے! یہ ہندوؤں اور ہندوؤں کی عمارتوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ لیکن اس کی مقدار مسلمانوں کے نقصان سے بہُت کم ہے۔ اور پھر ہندو مالدار بھی ہیں۔ اس بلوہ کے بعد پھر متعصب ہندو دِلوں میں خوش ہیں۔ کہ گو اس دفعہ مسلمانوں نے کروٹ بدلی تھی۔ لیکن صرف ایک ہمدردی کا پیغام دے کر وُہ پھر سو گئے ہیں یہ جیسے فساد کو ہو گئے ہیں۔ ہزاروں غریب بے خانماں ہو رہے ہیں سینکڑوں یتیم اور بیوائیں بھُوکی مر رہی ہیں۔ لیکن اُن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں۔ ہندوؤں کا یہ حال ہے۔ کہ ایک معمولی مجلس میں بیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ لیکن مسلمانوں نے اب تک سارے ہندوستان سے ۲۸ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔ اور اس میں سے بھی اکثر کانپور اور اس کے گرد و نواح کا ہے۔ پنجاب اور صُوبہ سرحدی اور سندھ نے شائد اب تک کل ایک دو ہزار روپیہ دیا ہے۔ حالانکہ صرف تیس مساجد کی تعمیر اور مرمت پر ہی ایک دو لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔ اور جو سینکڑوں متعددات ہونگے۔ اُن کا خرچ اور ان لوگوں کی امداد پر جن کے آلات اور مشینیں توڑ کر نکمّا کر دیا گیا ہے۔ الگ خرچ ہو گا۔ کل اندازہ معبروں نے پانچ لاکھ کیا ہے۔ اگر دس لاکھ ہو جائے۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ ہم لوگ جن کے دستخط آپ نیچے ملاحظہ فرمائیں گے۔ تمام مسلمانانِ پنجاب۔ صوبہ سرحدی اور سندھ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وُہ ہر شہر۔ ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں چندہ کر کے کانپور مسلم ریلیف فنڈ کے سکرٹری امین برادرز کے نام پر یا اس کمیٹی کے حق میں چارٹرڈ بنک کے نام چندہ کر کے بھجوائیں۔ اگر ان صوبوں کے شہر ہی ہمت کریں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سا چندہ ہو سکتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے دشمنانِ اسلام کی شرارتوں کا سدباب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر کانپور کے مسلمانوں کی امداد ہُوئی۔ تو یقیناً وُہ لوگ یہ محسوس کر لیں گے۔ کہ مسلمانوں کو ایک ایک کر کے مارنا آسان نہیں ہے۔ ایک جگہ کے مسلمانوں کو ہم نے مارا۔ تو سب مسلمان ان کی پشت پر ہونگے۔ اور مسلمان بجائے تباہ ہونے کے ہوشیار ہو جائیں گے۔ لیکن اگر اس کے برخلاف مسلمانوں نے اس موقعہ پر پوری توجہ نہ کی۔ تو دشمن اور بھی ہوشیار ہو جائے گا۔ اور سمجھ لے گا۔ کہ مسلمانوں کو اکیلا اکیلا مار لینا آسان کام ہے۔ ہر ایک مسلمان کو اپنی ہی جان کی فکر ہے۔ اور اپنے ہمسایہ سے وُہ غافل ہے۔ اور خدانخواستہ یہ خیال اگر دشمنوں کے دل میں پختہ ہو گیا۔ تو وُہ دن ہر مسلمان کے لئے سخت مصیبت کا ہو گا۔ اور سپین والا نظارہ ہندوستان میں نظر آنا کچھ بعید نہ ہو گا۔

اب بھی کافی دیر ہو چکی ہے۔ اور تین ماہ تک مساجد کا شکستہ حالت میں رہنا دشمنانِ اسلام کی خوشی کا موجب ہو رہا ہے۔ پس جلد اٹھیں اور دشمنانِ اسلام کو بتا دیں۔ کہ مسلمان ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان کہلانے والے کی حفاظت کے لئے اُسی طرح بے چین ہو جاتا ہے۔ جس طرح اپنے عزیز ترین رشتہ دار کے لئے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہر جگہ کی مخلص عورتیں بھی اس کام کے لئے کھڑی ہو جائیں۔ تو عورتوں سے ہی اس قدر رقم جمع کی جا سکتی ہے۔ جو مساجد کی تعمیر کے لئے کافی ہو۔ پس امید ہے۔ کہ ہر جگہ کی تعلیم یافتہ مُسلم خواتین اپنی بہنوں میں یہ تحریک پھیلا کر اس نیک کام میں حصہ لیں گی۔ اور اپنی بیداری کا ثبوت دیں گی۔

ہم نے اس اپیل میں پنجاب۔ صوبہ سرحدی اور سندھ سے خطاب کیا ہے۔ لیکن دوسرے صُوبے جنہوں نے اس تحریک کی طرف اب تک توجہ نہیں کی۔ اگر اُن تک ہماری آواز پہونچے۔ تو امید کرتے ہیں۔ کہ وُہ بھی اس کام میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

خاکساران

(ڈاکٹر سر) محمد اقبال (نائٹ بیرسٹرایٹ لاء - لاہور)
(حضرت) میرزا بشیر الدین محمود احمد (امام جماعت احمدیہ قادیان)۔
(مولانا) غلام رسُول مہر (ایڈیٹر روزنامہ انقلاب لاہور)۔
(مولانا) عبد المجید سالک (ایڈیٹر روزنامہ انقلاب لاہور)۔
(نواب) محمد ابراہیم علی خان (ایم۔ ایل۔ اے نواب آف کنجپورہ)۔
(خان بہادر شیخ) دین محمد (ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ لاہور)۔
(ملک) محمد الدین (بیرسٹرایٹ لاء۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ لاہور)۔
(خان بہادر شیخ) فضل الحق (ایم۔ ایل۔ اے رئیس اعظم بھیرہ)۔
(خان بہادر مخدوم) سید راجن شاہ گیلانی (ایم۔ ایل۔ اے ملتان)
(میاں) احمد یار دولتانہ (رئیس لڈن ایم ایل سی)
(چوہدری) ظفر اللہ خان۔ (بیرسٹرایٹ لاء۔ ایم۔ ایل۔ سی)
(خان بہادر چوہدری) محمد الدین۔ (ممبر کونسل آف سٹیٹ)

مُباہلہ میں شامل ہونے والے اصحاب کو اطلاع

گزشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں احباب نے پڑھا ہو گا۔ کہ ایک مباہلہ کا چیلنج منظور فرماتے ہُوئے حضور نے اپنی جماعت کے ایک ہزار افراد کو مباہلہ میں شامل کرنے کا شرف عطا کیا ہے۔ پس جو احباب یقین اور وثوق اور مشاہدہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا چکے ہیں۔ اور مباہلہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وُہ اپنے نام استخارہ کے بعد بہُت جلد ارسال کر دیں۔

چونکہ ایسے ناموں کی جلد ضرورت ہے۔ اس لئے استخارہ ایک آدھ دن کا کافی ہو گا۔ صرف پہلے ایک ہزار نام مباہلہ کی فہرست میں درج کئے جائیں گے۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ندائے ایمان ۳

اُردو

خطبہ جمعہ ۲۷ مارچ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تبلیغی اشتہار ندائے ایمان ۳ جس میں اسلام کی زندگی کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود سے دیا گیا ہے۔ دو ماہ ہُوئے شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اس وقت تک پہلے تبلیغی اشتہار ندائے ایمان کے مقابلہ میں اس کی اشاعت نصف بھی نہیں ہوئی۔ پہلا اشتہار احباب کی کوشش اور سعی سے ۷۰ ہزار شائع ہُوا تھا۔ اس لحاظ سے ضروری تھا۔ کہ بعد کے اشتہار بھی کم از کم اتنی تعداد میں ہی تقسیم کئے جاتے۔ کیونکہ اس سلسلہ تبلیغ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا یہ تاکیدی ارشاد تھا۔ کہ جن لوگوں کو پہلا اشتہار دیا جائے۔ انہیں بقیہ اشتہارات بھی ضرور پہونچائے جائیں۔ تاکہ تبلیغ کی جو ترتیب ان میں مدنظر رکھی گئی ہے۔ اس سے مستفیض ہو سکیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک نمبر ۳۔ اشتہار ۳۵ ہزار کی تعداد میں بھی تقسیم نہیں ہُوا۔ احباب کو اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے۔ اور بہت جلد اشتہار نمبر ۳ منگا کر تقسیم کرنا چاہیئے جس کی فی سینکڑہ آٹھ آنے قیمت ہے جو نقد وصول ہونے پر یا بذریعہ وی۔ پی منگانے پر بھیجے جاتے ہیں۔ ٹکٹ بھیجکر بھی احباب منگا سکتے ہیں۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۷ جون کا خطبہ جمعہ جسے بطور ٹریکٹ

28

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

سکندر آباد ضلع ملتان کا فساد

ہندو اخبارات کا شور

وہ ہندو اخبارات جو حال ہی میں بنارس۔ مرزاپور اور بالآخر کانپور میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر نہایت ہی دردناک مظالم دیکھ کر خاموش بیٹھے رہے ضلع ملتان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سکندر آباد میں ہندو مسلمانوں کا فساد ہو جانے پر بے حد شور مچا رہے اور مسلمانوں کے خلاف سخت ناروا الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ حالانکہ دوسرے مقامات کے علاوہ صرف کانپور میں مسلمانوں کو جن حالات میں سے گزرنا پڑا۔ ان کا عشر عشیر چھوڑ ہزارواں حصہ بھی سکندر آباد میں رونما نہیں ہوا۔ سکندر آباد میں نہ تو کسی عورت کی بے حرمتی کی گئی۔ نہ شیر خوار اور چھوٹے بچوں پر کسی نے ہاتھ اٹھایا۔ نہ کسی بوڑھے اور معذور پر حملہ کیا۔ حتےٰ کہ کوئی ایک جان بھی ضائع نہ ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں کانپور کے قلیل التعداد اور کمزور مسلمانوں کو ان سب مظالم کا شکار بننا پڑا۔ ان کی عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ اور انہیں نہایت سفاکی کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ چھوٹے بچوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر مارا گیا۔ بوڑھوں کی نہایت ظالمانہ طریق سے جان لی گئی۔ اور جو سامنے آیا۔ اسے بے دریغ قتل کر دیا گیا :۔

مجرمانہ خموشی

اگر ہندو پریس ان مظالم کے خلاف آواز اٹھاتا۔ اور کانپور کے ظالم اور سفاک ہندوؤں کو عبرتناک سزا کا مستوجب قرار دیتا۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ اسے انسانیت کا کچھ نہ کچھ پاس ہے۔ لیکن اس وقت تمام ہندو پریس اور گاندھی جی سے لے کر تمام چھوٹے بڑے ہندو لیڈروں نے ایسی خاموشی اختیار کی۔ جسے مجرمانہ خاموشی کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا :۔

ہندو اخبارات کے غلط بیانات

اس کے مقابلہ میں اگر کسی ایسے حصہ ملک میں فساد ہو جائے جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ تو خواہ حالات اور واقعات کے لحاظ سے فساد کی ذمہ داری ہندوؤں پر ہی عائد ہوتی ہو ہندو اخبارات مسلمانوں کے خلاف آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ اور بالکل غلط اور جھوٹے بیانات پیش کر کے مسلمانوں کو ملزم قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ یہی روش انہوں نے سکندر آباد کے ہنگامہ میں اختیار کی ہے۔ اور سارا الزام مسلمانوں کے سر تھوپ رہے ہیں۔ حالانکہ اس فساد کی ساری ذمہ داری ہندوؤں پر عائد ہوتی ہے :۔

ہندوؤں نے اس فساد کے متعلق جو بیانات شائع کئے ہیں ان میں کہا گیا ہے کہ لوٹ مار کے اس واقعہ سے کچھ عرصہ پہلے ہی وہاں ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کو بھڑکانے کی سازشیں ہو رہی تھیں آخر فساد کی ابتدا اس طرح ہوئی۔ کہ ایک شخص ملک نصیر بخش کھوکھر نے جو اس علاقہ کا بڑا زمیندار ہے۔ ہندوؤں سے کہا۔ کہ مجھے دس ہزار روپیہ دے دو۔ ورنہ میں شہر کو لٹوا دوں گا۔ اور تباہ کرا دوں گا۔ ہندوؤں نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔ اس پر ۳ جولائی کو ملک نصیر بخش مع ۲۰۰ آدمیوں کے جن کے ہاتھوں میں لاٹھیاں اور کلہاڑیاں تھیں۔ شہر میں داخل ہوئے۔ اور شہر کو لوٹنا شروع کر دیا :۔

اصل حالات

لیکن مصدقہ واقعات کی رو سے یہ داستان بالکل غلط اور سراسر دروغ ثابت ہوتی ہے۔ اس فساد کے متعلق سرکاری بیان میں صاف طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں نے چند مسلمانوں کو زخمی کر دیا جس سے فساد شروع ہوا۔ پھر یہ بات بھی ثابت شدہ ہے۔ کہ ملک نصیر بخش صاحب جس مکان میں ٹھیرے ہوئے تھے اس پر ہندوؤں کے ایک بھاری جمگھٹے نے حملہ کر دیا۔ اور مکان کے اندر گھس کر ملک صاحب کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ حتیٰ کہ ہندوؤں نے اس وقت تک اس مکان کا محاصرہ کئے رکھا۔ اور ملک صاحب اندر بند رہے جب تک سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آ کر محصور حالت سے انہیں باہر نکالا۔ اگر مسلمانوں نے ہندوؤں پر حملہ کرنے کی کوئی سازش کی ہوتی۔ اور وہ خاص تیاری کے ساتھ آتے۔ تو کیا ان حالات کا پیش آنا ممکن تھا۔ پھر جیسا کہ خود ہندوؤں کو اعتراف ہے۔ ملک نصیر بخش صاحب اپنے علاقہ کے بڑے زمیندار ہیں۔ اگر وہ زبردستی ہندوؤں سے روپیہ حاصل کرنے کے ارادہ سے آتے۔ اور لوٹ مار کرانا چاہتے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کو ساتھ لاتے۔ مگر جیسا کہ ہمارے نامہ نگار نے اصل موقعہ پر پہنچ کر لکھا ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک آدھ ملازم کے سوا ان کے ساتھ اور کوئی نہ تھا۔ اور اس امر کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ فساد کے بعد ہندوؤں کے بیانات پر جن مسلمانوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ ان میں بھی ملک صاحب کے علاقہ کے لوگ نہیں ہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے مزارع اور دوسرے مسلمان ہیں :۔

فساد کی بنیاد ہندوؤں نے رکھی

یہ امور ہندوؤں کی دروغ گوئی کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے بالکل کافی ہیں۔ اور ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے اپنے تمول اور رسوخ کے گھمنڈ میں جان بوجھ کر فساد کی بنیاد رکھی۔ اور حد سے بڑھی ہوئی بے باکی سے کام لے کر ملک نصیر بخش صاحب پر اس لئے قاتلانہ حملہ کیا۔ کہ وہ عرصہ سے ان کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹک رہے تھے۔ کیونکہ انہوں نے ہندو دوکانداروں کی شرارتوں کی وجہ سے مسلمان عورتوں کا ان کی دوکانوں پر جانا قطعاً بند کرا دیا تھا۔ اور مسلمانوں کی دوکانیں کھلوا دی تھیں۔ اس وجہ سے ہندوؤں کی آمدنی میں بہت کمی واقعہ ہو گئی۔ اور ان کی دوکانیں بند ہونے لگیں :۔

مسلمانوں کی معذوری

اگر ملک صاحب کئی سو حملہ آور ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک مکان میں پناہ نہ لیتے۔ تو ان کا بچنا محال تھا۔ اور چونکہ ہندوؤں نے انہیں سخت نرغہ میں لے رکھا تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر ان کے قتل ہونے کی افواہ مشہور ہو گئی۔ اور ارد گرد کے لوگ آنے شروع ہو گئے۔ ہندوؤں نے ان پر بندوق کے فائر کر کے حالات کو اور زیادہ بگاڑ دیا۔ ان حالات میں اگر مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ اور اس احتیاط کے ساتھ اٹھایا۔ کہ کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔ تو وہ بالکل مجبور تھے :۔

روپیہ وصول کرنے کی دھمکی

باقی دس ہزار روپیہ طلب کرنے اور نہ دینے کی صورت میں لوٹ لینے کی دھمکی دینے میں بھی حقیقت کا کوئی شائبہ نظر نہیں آتا۔ وہ لوگ جو مکان کے اندر گھس کر ملک نصیر بخش صاحب کو گالیاں دے گئے۔ ان کے مکان کا محاصرہ کر سکتے۔ اور مکان کی طرف آنے والے مسلمانوں کو زخمی کر سکتے ہیں۔ ان سے زبردستی روپیہ وصول کرنے کا خیال ان کے دماغ میں کیونکر آ سکتا تھا۔ اور پھر جبکہ وہ جانتے تھے۔ کہ ہندو ان کے خون کے پیاسے ہیں۔ اور مسلمانوں کے متعلق ان کی اصلاحی کوششوں کے باعث جلے بھنے بیٹھے ہیں :۔

مسلمانوں کی گرفتاریاں

دراصل یہ سب باتیں بناوٹی ہیں۔ اور محض اس لئے گھڑی گئی ہیں۔ کہ فساد کی ذمہ داری بے چارے غریب اور بے کس مسلمانوں پر عائد کی جائے۔ اور قانون کے شکنجے میں کس کر ان کی بربادی کو انتہا تک پہونچا دیا جائے۔ اور ہمیں افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو

جس مسلمان کا نام لیتے ہیں۔ اسے گرفتار کرلیا جاتا ہے ٭

فسادات کی وجہ

چونکہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت تمام ہندوستان کے ہندوؤں کے لئے سوہانِ روح بنی ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت کا جزوِ اعظم زمیندار ہیں۔ اس لئے اس قسم کے فسادات سے ہندوؤں کی غرض یہ ہے۔ کہ تباہ حال اور مصائب کا شکار بنے ہوئے زمینداروں کی مشکلات کو انتہا تک پہونچا کر انہیں ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنالیں۔ چنانچہ جہاں کانپور کے سے فسادات کو جن میں مسلمانوں پر ایسے ایسے دردناک مظالم کئے گئے۔ جن کی مثال پہلے کے کسی فساد میں نہیں ملتی۔ شیر مادر کی طرح ہضم کرلیا گیا۔ وہاں سکندر آباد کے معمولی سے فساد پر ہندو یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ:۔

"یہ فساد پنجاب کے ہندوؤں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کم نہیں ہے۔ اس نے ظاہر کردیا ہے۔ کہ پنجاب میں جہاں مسلم اکثریت مذہب کی بناء پر راج قائم کرنے کے لئے تلی ہوئی ہے ہندوؤں کے لئے زندگی اور موت کا سوال پیش ہوگیا ہے"

یہ ہے وہ اصل چیز جو ہندوؤں کو خواہ مخواہ فسادات پر آمادہ کررہی۔ اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث بن رہی ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ پنجاب سے مسلمانوں کی اکثریت کو اگر مٹا نہ سکیں تو اس قدر کمزور کردیں۔ کہ اس کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہوجائے۔ قرض کے پھندے اور سُود در سود کے چکر میں لاکر ایک طرف تو ہندو زمینوں پر قابض ہو چکے ہیں۔ اور دوسری طرف قرض کا اس قدر بوجھ لاد چکے ہیں۔ جس نے زمینداروں کی کمریں توڑ رکھی ہیں۔ لیکن ہندو ابھی مطمئن نہیں۔ اور پوری طرح مطمئن ہونے کے لئے جو چاہتے ہیں۔ کررہے ہیں ٭

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر سکندر آباد کا معمولی سا فساد ہندوؤں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اور یہ ان کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ تو کیوں یو۔ پی کے کئی ایک نہایت خطرناک فسادات مسلمانوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال نہیں۔ اور کیوں ان سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ ہندوستان میں ہندو اکثریت اپنا راج قائم کرنے کے لئے تلی ہوئی ہے ٭

مسلمانانِ پنجاب کو ہندوؤں کی ان فتنہ اندازیوں کے مقابلہ میں منظم طور پر کھڑا ہوجانا چاہیئے۔ اور جو لوگ مصائب میں مبتلا ہوجائیں۔ ان کی اور ان کے بال بچوں کی ہر طرح امداد کرنی چاہیئے۔ یہ نہ صرف قومی حفاظت کے لحاظ سے۔ بلکہ انسانیت کے رُو سے بھی نہایت ضروری ہے۔ اور اسلام کی تعلیم کے عین مطابق۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ضلع ملتان کے مسلمان خصوصیت کے ساتھ اس طرف متوجہ ہونگے ٭

بی۔ اے کے نصاب میں ایک دل آزار کتاب

ہمارے پاس ایک کتاب "اے ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز" یعنی تاریخ اقوام اسلام کے چند اقتباسات پہونچے ہیں۔ جو نہایت ہی دل آزار ہونے کے علاوہ تاریخی لحاظ سے سراسر غلط امور پر مشتمل ہیں چونکہ پنجاب یونیورسٹی نے اس سال بی۔ اے کے کورس میں یہ کتاب رکھی ہے۔ اس لئے ہم اس کے خلاف آواز اٹھانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے ذمہ دار اصحاب کو مشورہ دیتے ہیں کہ فوراً اس کتاب کو نصاب سے خارج کردیا جائے۔ اس کے متعلق یہ کہنا قطعاً کوئی اثر نہیں رکھتا۔ کہ اس کا ایک مسلمان نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ اسلامی تاریخ سے ناواقف اور جاہل انسان اور اسلامی شعار اور واجب الاحترام ہستیوں کی عظمت دل میں نہ رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کی وجہ سے قطعاً یہ حق نہیں رکھتا۔ کہ اس کی خرافات برداشت کرلئے جائیں ٭

اسی طرح یہ عذر بھی مسلمانوں کی تسلی نہیں ہوسکتی۔ کہ اس کتاب کے جن ابواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کے خلاف ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ وہ بی۔ اے کے کورس میں نہیں اور بقیہ حصہ میں کوئی بات خاص طور پر دل آزار نہیں۔ کیونکہ ساری کتاب طلباء کے ہاتھ میں جائے گی۔ اور نمایاں طور پر قابل اعتراض حصے پڑھ کر لازمی طور پر ان کی دل آزاری ہوگی۔ پس اس کتاب کو ہی کورس سے نکال دینا چاہیئے ٭

ایک اسلامی تجارتی کمپنی کی ضرورت

یہ خبر خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ مسلمانانِ ہند کی تجارتی ترقی اور صنعتی ارتقاء کی غرض سے ایک بہت بڑی تجارتی کمپنی قائم ہونے والی ہے۔ تاکہ مسلمان ہندوستان بھر میں کپڑے کی تجارت پر علے الخصوص قبضہ کرسکیں۔ اس کے علاوہ بنکنگ تجارت ممالک خارجہ سے اقتصادی اور عام صنعتی احیا کا بندوبست کیا جائے ٭

دہلی کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دس کروڑ روپے کے سرمایہ سے اس کمپنی کا کاروبار عنقریب شروع ہونے والا ہے کمپنی کا سرمایہ دس دس روپے کے ایک کروڑ حصص پر مشتمل ہوگا لنکاشائر کے علاوہ انگلستان کے بڑے بڑے بنکوں نے بھی مالی اعانت کا حتمی وعدہ کیا ہے ٭

اس قسم کی تجارتی کمپنی مسلمانوں کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ ہندوستان کی تجارت پر کلیتہً ہندوؤں نے قبضہ جما رکھا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو گورنمنٹ ان سے دبتی ہے اور دوسری طرف مسلمان ان کے پنجے میں کسے جارہے ہیں۔ اگر مسلمان تجارتی لحاظ سے ہندوؤں کے قبضہ سے رہائی حاصل کرلیں اور بیرونی ممالک سے براہِ راست اپنے تجارتی تعلقات قائم کرسکیں تو ان کی مالی اور اقتصادی حالت میں عظیم الشان تغیر آسکتا ہے ٭

زمینداروں پر سُودخواروں کا تشدد

پنجاب میں مالی لحاظ سے زمینداروں اور کسانوں کی جو حالت ہورہی ہے۔ اس سے سوائے ایک طبقہ کے باقی سب طبقوں کے انسان متاثر ہو رہے ہیں۔ وہ طبقہ ہندو مہاجنوں اور بنیوں کا ہے اس کے دل میں نہ صرف رحم اور نرمی کا کوئی جذبہ نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ یہ دیکھ کر کہ کسان اس کے مطالبات پورے کرنے کے ناقابل ہیں۔ وہ اور زیادہ سنگدل ہوگیا۔ اور زمینداروں پر سختی اور تشدد کر رہا ہے ٭

چونکہ جان سے تنگ آئے ہوئے کسی شخص کو ستانا اچھا نتیجہ نہیں پیدا کرسکتا۔ اس لئے بعض مقامات پر سود خواروں کو بھی ناگوار حالات پیش آئے۔ اب ایسے واقعات جمع کرکے ہندو اخبارات یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ "پنجاب یاغستان بن جائے گا" لیکن سُود خواروں سے نہیں کہتے۔ کہ وہ انسانیت سے کام لیں۔ زمانہ کے ہاتھوں لٹے ہوئے زمینداروں کو نہ لوٹیں۔ وہ اگر موجودہ مشکلات سے بچ گئے۔ تو تمہارے گھر بھی بھر دیں گے۔ لیکن اگر ان کی مصائب میں اضافہ کروگے۔ تو تم بھی چین سے نہ بیٹھ سکوگے ٭

ڈپٹی کمشنر رائے بریلی کا ذکر پارلیمنٹ میں

پچھلے دنوں رائے بریلی کے ڈپٹی کمشنر نے کانگریسیوں کے مقابلہ میں زمینداروں کی امداد کے متعلق بعض ہدایات جاری کی تھیں۔ جن کے خلاف گاندھی جی نے بڑے غم و غصہ کا اظہار کیا اس پر یو۔ پی کی گورنمنٹ نے ان ہدایات کو منسوخ کردیا۔ اس بارے میں لفٹیننٹ کرنل ہاورڈ بیری نے پارلیمنٹ میں سوال کیا۔ کہ اب کسانوں کے جذبات کی اشتعال انگیزی کو روکنے کے لئے کیا کارروائی مناسب سمجھی گئی ہے۔ وزیر ہند نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ میں نے اخبارات کی اطلاعیں دیکھی ہیں۔ مجھے کسی خوف و اندیشہ کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ قانون کی کسی دفعہ کے اطلاق پر کوئی اثر پڑا ہو۔ لفٹیننٹ کرنل ہاورڈ بیری نے کہا۔ میرا خیال ہے کہ ڈپٹی کمشنر مذکور ہندو پارٹی کے دباؤ کا شکار ہوگیا ٭

اگرچہ وزیر ہند نے کرنل ہاورڈ بیری کو اس وجہ سے غلطی پر قرار دیا۔ کہ ان کے پاس اس بات کو باور کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں تھا۔ لیکن اس سے اتنا تو معلوم ہوگیا۔ کہ کرنل ہاورڈ بیری کے سے سرکردہ لوگ بھی یہ خیال کرسکتے ہیں۔ کہ ہندو پارٹی کا دباؤ حکومت کو اپنے آگے جھکا سکتا ہے ٭

صداقت احمدیت

سلطان القلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض علمی خصوصیات

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن

تصانیف کے اقسام

اس زمانہ میں جو دراصل قلم کا زمانہ کہلانے کا مستحق ہے۔ اعلیٰ پایہ کی تصانیف چار قسموں میں منقسم ہو سکتی ہیں۔

(۱) تالیفات۔ یعنی وہ تحریریں جن میں علمی باتیں مختلف کتابوں سے جمع کر لی جاتی ہیں۔ مؤلف صرف ترتیب اپنی رکھتا ہے۔ یا کچھ تفسیری نوٹ وغیرہ اپنی طرف سے ملا دیتا ہے۔ اسے انگریزی میں ... اڈٹ کرنا اور عربی میں تالیف کرنا کہتے ہیں۔ اس کی غرض صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ مختلف علوم یا صداقتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تاکہ پڑھنے والے آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ترجمے اور عام تفاسیر وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں۔ تالیف کا کمال یہ ہے۔ کہ اس میں ترتیب وضاحت اور استدلال اعلیٰ درجہ کا ہو۔

(۲) وہ تصانیف جن میں "ریسرچ ورک" ہوتا ہے۔ یعنے تلاش وجستجو آثار و کتب کر کے اور بیانات وحالات وقرائن سے تفتیش وتحقیق کر کے سچ اور جھوٹ اور کمزور اور مضبوط کو الگ الگ کرنا اور اسی طرح سے مشتبہ یا گم شدہ صداقت کو نکال لینا اس میں درائت اور محنت نمبر (۱) سے بہت زیادہ ہے۔ غرض ان تصانیف کی یہ ہوتی ہے کہ مکدّر یا گم شدہ صداقتوں کو علمی کوشش سے چھانٹ کر نکالنا اور صاف کر کے پبلک میں پیش کرنا۔

(۳) اس سے بڑھ کر تیسرے درجہ پر وہ تصنیفات ہیں۔ جن میں عقل مند دماغ بہت غور و فکر کر کے ایک ہی ادر تفکر و مجاہدہ دماغی کے ساتھ بعض نئی باتیں نکال لیتا ہے۔ ان کا نام میں "نتیجہ فکر" رکھتا ہوں۔ چور کو چوری کی ترکیبیں اور نیک آدمی کو نیکی کی باتیں سوجھتی ہیں۔ یہ باتیں صرف غور و فکر کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اچھا مضمون اور اعلیٰ دماغ ہو۔ تو اعلیٰ باتیں اور برا مضمون اور فتنہ پرداز دماغ ہو۔ تو بری باتیں سوجھتی ہیں۔ بلکہ باہر سے القا کے طور پر بھی مدد پہنچتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کلاً نمدّ هٰؤلاء وهٰؤلاء من عطاء ربك وما كان عطاء ربك محظورا۔

(۴) چوتھا درجہ تصنیف کا حقائق و معارف ہے۔ یہ نہ تو تالیف ہوتا ہے۔ بلکہ نئی باتیں ہوتی ہیں۔ نہ ریسرچ۔ کیونکہ دوسرے لوگ باوجود عالم اور محقق ہونے کے ان معارف کو اپنی کوشش سے دوسروں کی تصانیف یا کلام سے استخراج نہیں کر سکتے۔ اسی طرح وہ نمبر ۳ یعنی صرف نتیجہ فکر بھی نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی خصوصیّت یہ ہے کہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ یا مرکزی مضمون نازل ہو گیا۔ اور باقی تکمیل عقل و فکر کے ذریعہ سے ہو گئی ... ان میں محدود ہوتے ہیں۔ وہ کبھی دنیاوی اور سفلی باتوں کے متعلق نہیں ہوتے۔ بلکہ ہمیشہ ایمانی اور دینی ترقی کے لئے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے اظہار کے لئے اور روحانی فوائد کی خاطر۔

اقسام تصانیف کی تشریح

پہلی تین اقسام تصانیف میں تزکیہ نفس لازمی نہیں ہے۔ مگر حقائق و معارف کے لئے سب سے پہلی شرط ہی تزکیہ نفس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسه الا المطهّرون۔ نیز فرماتا ہے واتقوا الله ويعلمكم الله حقائق و ... اصل اسرار الٰہی میں سے ہیں۔ اور انسان کو معرفت الٰہیّہ تک لے جاتے۔ یا اس کو ترقی دیتے ہیں۔ نمبر ۳ یعنی نتیجہ فکر یا "عطائے فکری" کی طرح وہ صرف غور و فکر کا نتیجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ مطہّر اور مزکی ہونے کا نتیجہ ہیں۔ عطائے فکری ہر قسم کے مضامین پر حاوی ہے خواہ وہ رحمانی ہوں۔ یا شیطانی برخلاف اس کے حقائق و معارف صرف معرفت الٰہی کی زیادتی کے لئے ہوتے ہیں۔ بےشک یہ درست ہے۔ کہ عطائے فکری بھی نیکی کے راستہ میں بہت مفید ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں انسان پر حقائق و معارف کا دروازہ کھل سکتا ہے بشرطیکہ تزکیہ نفس بھی حاصل ہو۔ والذین جاهدوا فینا لنهدينهم سبلنا مگر عطائے فکری میں یہ کمی ہے۔ کہ یہ علم جدّ و جہد اور کوشش اور غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ خواہ اس کی ضرورت ہو۔ یا نہ ہو۔ مگر حقائق و معارف کلام الٰہی کی طرح کبھی بے ضرورت اور بے مطلب نازل نہیں ہوتے۔ دوسری کمی یہ ہے کہ اگر مخالف زیادہ عقلمند اور زیادہ عالم اور زیادہ اعلیٰ دماغ رکھنے والا ہو۔ تو مقابل پر بازی لے جا سکتا ہے۔ مگر حقائق و معارف میں یہ اشتباہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ ہمیشہ مقرب بارگاہ الٰہی اور مطہر ہی فتحیاب ہو گا۔ خواہ دشمن کتنا ہی عالم۔ کتنا ہی عقلمند۔ اور کتنا ہی اعلیٰ دماغی بناوٹ رکھتا ہو۔

حقائق و معارف کا تعلق کلام الٰہی سے خصوصاً ہوتا ہے۔ کیونکہ کلام الٰہی معرفت الٰہی کا خزانہ ہے۔ اور خزانہ پر تصرف صرف وہی کر سکتا ہے۔ جو اندر آنے جانے والا اور مقرب ہو۔ ہاں ایک حصّہ حقائق و معارف کا نیچر یعنی صحیفۂ فطرت سے بھی تعلق رکھتا ہے (وکذالک نری ابراهيم ملكوت السمٰوات والارض) مگر صرف اس حصّہ نیچر سے تعلق رکھتا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ نہ اس حصہ سائنس سے جس کے نتیجہ میں دہریت ترقی کرے۔

حقائق و معارف بجلی کی طرح یا وحی خفی کی مانند انسان پر نازل ہوتے ہیں۔ اور غور و فکر کا اس میں حصہ نہیں ہوتا۔ جتنا دعا کا۔ اور ایک شان ان کی یہ ہے۔ کہ صرف ایک لفظ قرآن کے معنے ہی نہیں کھلتے۔ بلکہ کلام الٰہی کی مسلسل آیات پر حاوی ہوتے ہیں۔ مضمون ان کا لمبا ہوتا ہے۔ اور ان کی وجہ سے ایک ایسا راستہ روشن کھل جاتا ہے۔ جس پر خود وہ شخص یا اور اہل فکر اگر ... میں ویسے ہی اور ... گویا کہ ایک نئی خزانہ کی دستیاب ہو گئی۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عربی لغت کی رو سے قرآنی معارف کے بعض مقفل خزانوں کو کھولا۔ اب اور لوگ بھی اپنی فکر اور عقل سے اسی کنجی کو لے کر اس خزانہ سے متمتع ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح حقائق و معارف کا ایک کمال یہ ہے۔ کہ اعلیٰ لوگوں میں آخر ایک مستقل حِسّ ان کا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہر آیت میں سے وہ اعلیٰ اور نئے معانی ہی نکال لیتے ہیں۔ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھی یا آپ کی تقریریں سنی ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ آپ تحریر و تقریر کرتے کرتے عجیب عجیب نئے نئے معارف بے تکلفانہ سرسری طور پر بیان فرماتے جاتے تھے۔ یہی وہ باتیں ہیں جن کو قرآن مجید نے حکمۃ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ... کے ماتحت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں آپ کا عاشق کہتا ہے ؎

برلبش جاری ز حکمت چشمہ

حقائق و معارف کا ایک کمال یہ ہے۔ کہ ان میں معمولی ظاہری الفاظ سے باطنی استنباط کئی کئی طرح کا اور بکثرت ہوتا ہے۔ نیز کلام الٰہی جو اکثر جگہ بطور استعارہ ہوتا ہے۔ اس کے اصلی معانی کھولے جاتے ہیں اور یہ حقائق و معارف ہی ہیں جن کے طفیل بظاہر بے ترتیب کلام میں نہایت ابلغ اور محکم ترتیب اور نظام نظر آتا ہے اور بڑی برکت ان میں یہ ہے کہ ایمان کی ترقی اور عرفان کا حصول ان کا نتیجہ ہیں۔

کلام الٰہی کے متعدد معانی

یہ جو میں نے کہا۔ کہ کلام الٰہی کے معانی ایک فقرہ سے کئی کئی۔ اور الگ الگ معلوم ہوتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوقات میں بھی ایک چیز میں ایک وقت میں کئی کئی فوائد اور خواص مرکوز کر دیئے ہیں۔ مثلاً شہد ہی کو لیلو کہ بظاہر ایک چیز ہے۔ مگر باطن میں اس کے لاانتہا فائدے اور معانی ہیں

غذا بھی ہے۔ شیرینی اور حلاوت کی چیز بھی ہے۔ دوا بھی ہے۔ مختلف زمانوں میں مختلف حکماء نے اس کی مختلف تاثیریں معلوم کیں۔ اور مخلوقات کو ہر تاثیر سے فائدہ پہنچایا۔ ہر زمانہ میں ایک یا زیادہ نئے فوائد اس کے معلوم ہو جاتے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔

اسی طرح کلام الٰہی کے ایک موٹے اور ظاہری معانی ہیں۔ پھر علاوہ ان کے ہر زمانہ میں مطہر لوگوں پر بطور حقائق و معارف کے دوسرے معانی حسب ضروریات زمانہ کھلتے رہتے ہیں ۔

حقائق کا تعلق زمانہ سے

اس بات کو بغور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حقائق و معارف ہمیشہ کلام الٰہی کی طرح زمانہ کی ضرورت کے مطابق نازل ہوتے ہیں۔ یونہی بے ضرورت نازل نہیں ہوتے۔ اور مخالف حق کبھی مقابلہ کے وقت ان کو پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ مقربان الٰہی کے قرب کی علامت ہیں۔ بلکہ مقابلہ کے وقت مخالفت کا جو علم ہے۔ وہ بھی سلب ہو جائیگا اور ان کی [illegible] ظاہر ہو جائے گی ۔

اسی طرح حقائق و معارف اس صورت [illegible] نازل شدہ نہیں ہوتے۔ جب نازل ہوتے ہیں۔ تو نئی شکل اور نئی ترتیب اور نئے علم کو لے کر۔ حالانکہ عقلی باتیں اگر پہلے لوگوں کی کتابوں میں تلاش کرو۔ تو بہت سی مل جاتی ہیں۔ اور توارد ظاہر ہو جاتا ہے ۔

عطائے فکری اکثر عمدہ اور تفکر کنندہ دماغ والے انسان کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ مگر حقائق و معارف کی چاشنی ہر نیک مطہر مومن کو ملتی ہے۔ کیونکہ نزول حکمت خدا کی طرف سے ہے۔ نہ کہ دماغی کاوش کا نتیجہ اس لئے جب انسان مطہر ہو جاتا ہے۔ تو معارف اس پر ضرور کھلتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ اس کے تزکیہ نفس اور فطرتی استعداد کے مطابق۔ گر ان امور میں ادنیٰ ہے۔ تو ادنیٰ حصہ ملے گا۔ اگر اعلیٰ اور وسیع ہے۔ تو اعلیٰ اور بکثرت حصہ ۔

انبیاء علیہم السلام چونکہ جامع قوائے عقلیہ اور مزکّی و مطہر ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں دونوں کمالات ملتے ہیں۔ اور اس علمی زمانہ کے نبی کو تو چاروں قسم کی تصانیف میں کمال حاصل تھا۔ اور ہر شاخ معجزانہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہے ۔

حضرت مسیح موعود کی تالیفات

مثال کے طور پر لیجئے :-

تالیف کا نمونہ یعنی مروجہ و موجودہ علم و کتب وغیرہ سے اعلیٰ درجہ کا استدلال جو عمدہ ترتیب اور وضاحت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ وہ ان کتب میں موجود ہے۔ جن میں آپ نے غیر مذاہب اور اندرونی مخالفوں سے نقلی بحث کر کے ان پر اتمام حجت کیا ہے مثلاً جنگ مقدس۔ چشمہ مسیحی۔ آریہ دھرم۔ سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام وغیرہ وغیرہ جس قدر کتب مباحثانہ رنگ اپنے اندر لئے ہوئی ہیں ان سے پتا لگتا ہے ۔

تحقیق علمی

اس میں وفات مسیح کا مسئلہ جہاں جہاں بیان کیا ہے۔ نیز "مسیح ہندوستان میں" منن الرحمان جس میں عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کرنے پر ریسرچ کی ہے۔ اسی طرح حضرت باوا نانک کو مسلمان ثابت کرنے کی علمی تحقیق جو ست بچن میں ہے۔ وغیرہ وغیرہ

عطائے فکری

اس کے لئے براہین احمدیہ۔ چشمہ معرفت۔ نسیم دعوت۔ برکات الدعاء وغیرہ کو خصوصاً اور دیگر اکثر کتابوں کو جہاں دلائل فکریہ و عقلیہ اس رنگ کے جو حضور علیہ السلام نے خود ہی اپنی عقل اور دماغ سے نکالے ہیں۔ دیکھنا چاہیئے ۔

حقائق و معارف

ان کا خزانہ تو ہر تصنیف میں بکثرت ملتا ہے۔ خصوصاً جن جن کتابوں میں سورۃ فاتحہ کی مختلف تفاسیر ہیں۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ تفسیر سورۃ مومنون رکوع اول۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ [illegible]۔ حقیقۃ الوحی کا ایک حصہ۔ آئینہ کمالات اسلام اور براہین احمدیہ وغیرہ۔

خاص قسم کی تحریریں

اس سے اوپر بھی دو قسم کی تحریریں آپ کی ہیں۔ مگر وہ انسانی درجہ سے بالا ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر یہاں نہیں کیا جاتا۔ ایک تو وہ متحدیانہ تصانیف ہیں۔ جو حضور نے دنیا کو مقابلہ پر بلا کر پیش کی ہیں۔ دوسرے خود وہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے۔ جو آپ پر لفظاً نازل ہوا ہے۔

قلمی زمانہ کا نبی

اصل بات یہ ہے۔ کہ قلمی زمانہ کا نبی وہی ہو سکتا تھا۔ جو اس میدان میں سب پر سبقت لے جاتا۔ کیونکہ قلم کا عروج دنیا میں پہلی دفعہ اسی زمانہ میں ہوا ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ یہ معجزہ حضرت مسیح موعود کو دیا جاتا۔ آپ سے پہلے نہ کسی نبی کے زمانہ نے ایسی علمی ترقی کی۔ نہ کبھی قلم نے ایسا زور دکھایا۔ اس لئے یہ وہ معجزہ ہے۔ جو حضور علیہ السلام سے خاص ہے۔ اور صرف اسی کے کمالات دیکھ کر آپ کی صداقت پر یقین آ سکتا ہے۔ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے زمانہ میں سحر اور مسمریزم کا زور تھا۔ ان کے لئے اسی معجزہ کو لے کر خدا کے پہلوان اکھاڑے میں اترے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ سے لیکر علمی اور عقلی کمالات بنی نوع انسان نے حاصل کئے۔ اس لئے آپ نے کلام کا معجزہ تو اسی وقت پیش کر دیا۔ مگر قلم کا زمانہ چونکہ ابھی نہیں آیا تھا۔ اس لئے اس نبی امی کے فرزند اکبر نے اس زمانہ میں وہ بات پوری کر کے دکھا دی ۔

حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر

آخر میں عام مصنفین اور مؤلفین اور بالخصوص مولوی محمد علی صاحب رئیس غیر مبائعین کی نقلیوں اور ترجمۃ القرآن پر لاف زنیوں اور مجدد الدین بننے کے شوق اور [illegible] کے الہام کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کے دعویٰ کے متعلق میں حضرت مسیح موعود کی اپنی ایک تحریر ایسی تصانیف کے بارے میں پیش کر دیتا ہوں۔ تاکہ ان کے علم میں ترقی ہو کر وہ اپنی اصلی حقیقت پر اطلاع پا جائیں۔ اور ان کے متبعین بھی معلوم کر لیں۔ کہ جن کو وہ آسمان پر چڑھا رہے ہیں وہ در اصل کتنے پانی میں ہیں۔ وہ تحریر یہ ہے :-

"صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی (یا انگریزی۔ ناقل) میں ترجمہ کر کے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے جیسے زمانہ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے۔ سکھلانا۔ یہ امور ایسے نہیں ہیں۔ جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے۔ بلکہ موخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے۔ اور دین کا رہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بے شک عمدہ طریق ہے۔ مگر رسمی طور پر اور تکلّف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا۔ اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا۔ ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے۔ اور ہمیشہ جاری ہیں ان کو مجدّدیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ اور فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضلّ اذا اھتدیتم۔ بھلا اندھا اندھے کو کیا راہ دکھائے گا۔ اور مجذوم دوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کرے گا۔ تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اوّل عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے۔ کہ جو مکالمہ الٰہیّہ کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اسکی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کی طرف سے مجدّدیت کی قوّت پاتے ہیں۔ وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول صلعم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔ جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں۔ اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں۔ نہ محض از قبیل کوشیدن اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلّی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں۔ اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ کلّی مصفا کئے گئے ہیں۔ اور بہ تمام و کمال کھینچے گئے ہیں" (فتح اسلام)

فاعتبروا یا اولی الابصار

تمدن اسلام

اسلام اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا

خدا کا قول اور فعل

منجملہ بے شمار دیگر دلائل اور براہین کے اسلام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونیکا ایک بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ سائنس کے انکشافات اور علوم جدیدہ کی تحقیقات اسکے پیش کردہ کسی اصل یا تھیوری کو غلط نہیں ثابت کر سکتیں۔ بلکہ ہر جدید تحقیق اس کی تصدیق اور تائید کرتی ہے۔ اسلام اور سائنس میں تضاد ناممکن ہے۔ کیونکہ ایک خدا کا قول اور دوسرا اس کا فعل ہے۔ اور یہ امر خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے۔ کہ اس کے قول و فعل میں کسی قسم کا تضاد یا تخالف پایا جاتا ہو۔ ہاں بعض لوگ اپنی نافہمی یا کم علمی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے کسی قول یا فعل کی ماہیت کو نہ سمجھتے ہوئے اسے سائنس اور اسلام میں تضاد سے تعبیر کرنے لگ جاتے ہیں۔ ورنہ یہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ کہ دو صداقتیں ایک دوسرے کی ضد ہوں۔

فلکی اور ارضی علوم حاصل کرنے کی تلقین

قرآن کریم مسلمانوں کو باصرار سائنٹفک صداقتوں پر غور و فکر اور تدبر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور سائنس کے مطالعہ کے لئے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعا منہ۔ ان فی ذالک لاٰیٰت لقوم یتفکرون۔ سموات سے مراد وہ علوم ہیں۔ جو اجرام فلکی کی پیدائش اور نقل و حرکت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ارض سے مراد وہ سائنس اور علوم وغیرہ ہیں جو اجسام خاکی و ارضی کی پیدائش۔ تغیرات اور ان کے نشو و نما سے متعلق ہیں۔ جیسے بیالوجی۔ جیالوجی۔ آرکیالوجی وغیرہ وغیرہ۔ اگر ان علوم کا گہرا مطالعہ اسلامیات کے لئے مضر اور نقصان رساں ہوتا۔ تو قرآن کریم اس کے لئے روک کاٹ پیدا کرتا۔ نہ کہ ان کے حصول کے لئے تحریک کرتا۔ لیکن چونکہ اسے معلوم ہے۔ کہ نئے علوم اور جدید تحقیقات و انکشافات اس کی پوزیشن کو ہرگز کمزور نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس کی صداقت کے لئے نئے نئے دلائل بہم پہنچائیں گے۔ اس لئے اس نے ایسی تمام سائنس اور علوم کے حصول پر خاص زور دیا ہے۔ اور صرف یہی نہیں۔ کہ قرآن کریم میں معمولی طور پر یہ تحریک کر دی گئی ہو۔ بلکہ بار بار اس پر زور دیا گیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے:-

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیات لاولی الالباب۔ الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض۔ ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔

دنیا کی کوئی چیز بے فائدہ نہیں

ہر شخص معلوم کر سکتا ہے۔ کہ ان آیات میں سائنس کے مطالعہ پر کس وضاحت کے ساتھ زور دیا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ربنا ما خلقت ھذا باطلاً اور اس طرح مختلف اشیاء کے متعلق تحقیقات کرنے اور مختلف خلقتوں کی پیدائش پر غور کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اگر مختلف اشیاء اور ان کے خواص اور تاثیرات پر کامل غور نہ کیا جائے۔ تو اس عظیم الشان صداقت کا علم کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی چیز باطل اور بے سود نہیں۔ یہ کہکر قرآن کریم نے ہمارے لئے نئی نئی تحقیقات کا ایک ایسا دروازہ کھول دیا ہے۔ جس کی کوئی انتہا نظر نہیں آتی۔

پرانے زمانہ کے سائنس دان جسم انسانی کے بعض حصص کو بے کار سمجھتے تھے۔ اور ان کا خیال تھا۔ کہ ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ وہ صرف جسمانی نشو و ارتقاء کے مختلف مدارج کے جن میں سے انسان گزرا ہے۔ باقی ماندہ نشانات ہیں۔ حتیٰ کہ وہ ان کو صحت انسانی کے لئے مضر بھی سمجھتے تھے۔ اور بعض بیماروں کو علاج کے طور پر ان کو کاٹ دینے کا مشورہ دیتے تھے۔ لیکن سائنس کی ترقی۔ علوم جدیدہ کی دریافت اور انسانی تجربے نے اس خیال کی لغویت پوری طرح ثابت کر دی ہے۔ اور بالصراحت قرآن مجید کے پیش کردہ اصل کی تصدیق ہو گئی ہے۔

انسانی پیٹ کی ایک انتڑی

انسان کے پیٹ میں ایک انتڑی ہوتی ہے۔ جسے ڈاکٹر Vermiform Appendix کہتے ہیں۔ پہلے عام طور پر خیال کیا جاتا تھا۔ کہ غذا کے انسانی کے بعض ناقابل ہضم اجزاء اس میں جمع ہو کر ایک خطرناک بیماری Appendicitis پیدا کر دیتے ہیں۔ نہایت ہی قلیل عرصہ پیشتر تک ڈاکٹر اس بیماری کے علاج کے طور پر اس انتڑی کو کاٹ دیتے تھے۔ کیونکہ وہ اسے ایک بے فائدہ اور زائد چیز سمجھتے تھے۔ لیکن سرجری کے متعلق نئے ریسرچ نے اس خیال کو بے بنیاد ثابت کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ ترین تجربہ ایک درجن بندروں پر کیا گیا ہے ان میں سے چھ کی Appendices کاٹ ڈالی گئیں۔ اور چھ کی رہنے دی گئیں۔ اور سب کو ایک سی خوراک دی جانے لگی کچھ عرصہ کے بعد ان کی عام جسمانی صحت کا امتحان کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ جن کی Appendices کاٹ ڈالی گئیں ہیں۔ ان کی پھرتی اور حرکت کی تیزی مفقود ہو گئی۔ اسی قسم کے بعض دوسرے تجربات کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر جو Vermiform Appendix. کو بلا کسی پس و پیش کے کاٹ ڈالتے تھے بلکہ بغیر کسی خاص تکلیف کے بھی اسے کاٹ دیتے تھے۔ اب بہت محتاط ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ یہ انتڑی بے سود نہیں۔ جیسا کہ وہ پہلے سمجھتے تھے۔ اب جائے غور ہے۔ کہ اگر یہ تجربات نہ ہوتے اور Vermiform appendix کے متعلق یہی خیال رہتا۔ کہ یہ ان جسمانی تغیرات کی ایک بیکار یادگار ہے۔ جن میں سے انسان کو نشو و ارتقاء کے سلسلہ میں گزرنا پڑا ہے۔ تو اسلام کا پیش کردہ یہ اصل کہ دنیا میں کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی۔ کس طرح سچا ثابت ہو سکتا تھا۔

سائنس اور مذہب میں تصادم کیوں؟

سائنس اور مذہب میں تصادم کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ اپنے خیالات اور توہمات کو مذہب سمجھ لیتے ہیں اور اپنی کم علمی کی وجہ سے حقیقی علم سے واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے سائنس کے بعض انکشافات اسلام سے نہیں۔ بلکہ ان کے مفروضہ اسلام یعنی ان کی اپنی متصورہ صورت اسلام کے خلاف ہوتے ہیں۔ اور ایک انسان کے ذاتی توہمات کا تجربات اور مشاہدات سے مطابقت رکھنا ضروری نہیں ہے۔ پھر جس طرح مذہبی دنیا میں ایسے لوگ ملتے ہیں۔ اسی طرح سائنس کی دنیا میں بھی ایسے برخود غلط اگرچہ کم ہی ہیں۔ جو اپنے نامعقول اور خلاف عقل نقطہ ہائے نگاہ کو ہی صحیح علمی انکشافات اور ناقابل تردید حقائق کی حیثیت سے تولتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسی ذاتی اور انفرادی تھیوریوں کا اسلام سے تخالف کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔ جس طرح باقاعدہ تجربات کی تائید حاصل کرنے کے بغیر غیر ثابت شدہ تھیوریز سائنس نہیں کہلا سکتیں۔ اسی طرح کسی انسان کی ذاتی رائے کو مذہب کا درجہ بھی نہیں دیا جا سکتا۔ ایک انسان کی دماغی اختراع کلام الٰہی کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جس طرح ثابت شدہ تاریخی حقائق کے سامنے ایک ناسمجھ ملا کی ذاتی رائے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ سائنس کی تھیوریز ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔ علمی ترقیات کی وجہ نئی نئی تھیوریز دریافت ہو گئی ہیں۔ جن سے کئی پرانی باتوں کی تغلیط ہو گئی ہے تمام وہ تھیوریاں جو سائنس سے دلچسپی رکھنے والے لوگ پیش کرتے ہیں۔ سائنس نہیں کہلا سکتیں۔ جس طرح مذہبیات سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے تمام معتقدات مذہب کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے صحیح علم یہی ہے۔ جو تجربہ کے بعد خدا تعالیٰ کے کلام کے مطابق ہو۔ اس صورت میں مذہب اور سائنس میں قطعاً کوئی تصادم نہیں ہو سکتا۔

قصہ مختصر یہ ہے۔ کہ اگر سائنس اور مذہب میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہو۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یا تو مذہبی تعلیم اور کلام الٰہی سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور یا پھر سائنس کے تجربہ میں غلطی ہو گئی ہے:۔

نظارتوں کے اعلانات

کتاب سورج پرکاش کی ضرورت

سکھ مذہب کی ایک مستند اور تاریخی کتاب سورج پرکاش ہے۔ مرکزی لائبریری صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ کتاب کی قیمت اسّی روپیہ ہے۔ بجٹ تالیف و تصنیف میں گنجائش نہیں۔ احباب کی خدمت میں یہ تحریک کی جاتی ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کی پوری قیمت بطور عطیہ صیغہ ہذا کو عطا فرمائیں۔ تا ان کے نام پر یہ کتاب خرید کر کے لائبریری تالیف و تصنیف میں رکھی جائے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ دو یا چار اصحاب مل کر اس کتاب کی قیمت پوری کر دیں۔ ایسی صورت میں ان تمام اصحاب کے نام کتاب پر لکھے جائیں گے جو اس کار خیر میں شریک ہوں گے۔ امید ہے کہ احباب اس تحریک کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

انجمن احمدیہ مرید کے

انجمن احمدیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ کا پہلا وفد انصار اللہ کا موضع بیدا دپور ڈاکخانہ مرید کے تحصیل شاہدرہ میں گیا جس کی کوشش سے وہاں ۱۶ کس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ میں اس کامیابی پر انجمن مذکور اور اس کے سیکرٹری محمد الدین صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ دوسری جماعتوں کو بھی سچے جوش و اخلاص سے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اچھوت اقوام میں تبلیغ

فروری ۱۹۳۱ء سے لے کر ۳۰ جون ۱۹۳۱ء تک۔ میاں عبد الرحیم صاحب مبلغ کے ذریعہ سے ۷۵ افراد مذہبی سکھوں سے اسلام میں داخل ہوئے۔ میں اس کامیابی پر میاں عبد الرحیم صاحب مبلغ اچھوت اقوام کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ باقی مبلغین سلسلہ کو بھی اللہ تعالیٰ سچے جوش اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق بخشے۔ تا کہ ان کا وجود سلسلہ کے لئے بہترین ثابت ہو سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ کوہ مری کے عہدیدار

جماعت احمدیہ کوہ مری کے حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب منظور کیا جاتا ہے:

(۱) پریزیڈنٹ حکیم عبد الرحمٰن صاحب سکول ماسٹر

(۲) جنرل سکرٹری۔ بابو محمد سعید صاحب کلرک

ناظر اعلیٰ قادیان

ہماری نماز

۱۹۲۳ء کی مجلس مشاورت کے ایک ریزولیوشن کی تعمیل میں نظارت تعلیم و تربیت نے نماز کا ترجمہ بعنوان "ہماری نماز" شائع کرایا تھا۔ جو اس وقت ایک ماہ کے اندر بک گیا تھا اس کے بعد احباب کی طرف سے کئی بار مطالبے آئے۔ اور جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظر اعلیٰ نے بھی بک ڈپو کو تحریک کی۔ کہ اس کو دوبارہ چھپوایا جائے۔ مگر یہ کتاب چھپوائی نہ جا سکی اب مینیجر بک ڈپو نے دوبارہ شائع کی ہے۔ اور پہلی ایڈیشن میں جو بعض دعائیں رہ گئی تھیں۔ وہ اب اس میں درج کی گئی ہیں۔ اور ایسے سادہ طریق سے نماز کا ترجمہ کیا گیا ہے جس کا سیکھنا مردوں اور بچوں کے لئے آسان ہے۔ اس لئے آپ اپنے اپنے حلقہ میں لوگوں کو تحریک کریں۔ جو ابھی تک نماز کے ترجمہ سے ناواقف ہیں۔ کہ اس ترجمہ نماز سے فائدہ اٹھائیں اس میں ان لوگوں کے لئے بھی نہایت مفید معلومات کا ذخیرہ ہے۔ جو سادہ ترجمہ جانتے ہیں۔ مگر نماز کی روح سے پوری طرح واقف ہیں:

امید ہے۔ کہ آپ احباب جماعت کو مجموعی طور پر تحریک کریں گے۔ قیمت فی نسخہ ۴؍ اور پانچ نسخے ایک روپیہ میں۔ لکھائی اور چھپائی اچھی ہے: ناظر دعوۃ التبلیغ قادیان

جلسہ کی روئداد جلد بھجوائی جائے

میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض جماعتیں پورے جوش و اخلاص کے ساتھ جلسہ کراتی ہیں اور بفضلہ تعالیٰ وہ جلسے کامیابی کے ساتھ ختم ہوتے ہیں۔ اور ان کا پبلک پر اچھا اثر ہوتا ہے۔ مگر اکثر جماعتیں اپنے جلسہ کی کارروائی جلد سے جلد الفضل میں شائع کرنے کے لئے نہیں بھجواتیں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ جو جماعت جلسہ کرے۔ وہ کارروائی جلسہ کی اطلاع الفضل کو شائع کرنے کے لئے میری معرفت بھیج دے۔ رپورٹ مختصر ہو: ناظر دعوۃ التبلیغ قادیان

اعلان برائے انجمنہائے احمدیہ

میں اس سے قبل بھی اعلان کر چکا ہوں اور اب پھر دوبارہ کرتا ہوں۔ کہ جولائی کے آخر میں مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ ہائی اور جامعہ احمدیہ میں رخصتیں ہونے والی ہیں اور ہمارے ان مدارس کے لائق اساتذہ فارغ ہوں گے۔ ان کے اوقات سے فائدہ پہنچانے کا ارادہ ہے۔ اس واسطے جن جن جماعتوں کو مبلغ کی ضرورت ہو۔ وہ مجھے فوراً اطلاع دیدیں۔ تاکہ میں آخیر جولائی کو اپنے لائق اساتذہ کو ان کے پاس تبلیغ کی غرض سے بھجوا سکوں

ناظر دعوۃ التبلیغ قادیان

نقشہ مردم شماری جماعت احمدیہ

ایک فارم مردم شماری جماعت احمدیہ لاہور نے چھپوایا ہے جو مجھے پسند ہے۔ اور مکمل ہے۔ ۱۲؍ سینکڑہ کے حساب سے یہ فارم سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ لاہور شیخ فضل کریم صاحب وکیل معرفت چیمبرلین روڈ سے مل سکتے ہیں۔ ایک فارم پر ۴۰ نام آتے ہیں۔ احباب منگا کر اپنی اپنی جماعتوں کی فہرست ان پر تیار کریں۔ ناظر امور عا

حصہ وصیت کی زندگی میں ادائیگی

جن احباب نے ماہ مئی میں اپنے حصہ جائداد کی رقم کل یا جزو ادا کر کے اپنے عہد کو پورا کر کے عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

(۱) کرم بی بی صاحبہ زوجہ ماسٹر غلام محمد صاحب کرم پورہ ۳۰/ جزو
(۲) قاری غلام یٰسین صاحب قادیان عا/ ״
(۳) صوفی محمد یعقوب صاحب ״ للعہ/ ״
(۴) مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال قادیان ۔ ״
(۵) حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ پیر بشیر عالم شاہ صاحب گوپیکی ״
(۶) چوہدری مبارک احمد صاحب کوہاٹ ״
(۷) ڈاکٹر سید محمد شاہ صاحب کیمل پور ״
(۸) اہلیہ بابو محمد عبد اللہ صاحب فیروزپور ״
(۹) ״ ״ نور دین صاحب ״ ״

مراسلات

مسلمانان علی پور (مین پوری) کو قابل مسلمان وکیل کی ضرورت

مسلمانان ہندوستان آج کل جن مصائب میں سے گزر رہے ہیں۔ ان کی مثال زمانہ گزشتہ میں ملنا دشوار ہے۔ ضلع مین پوری میں ایک موضع علی پور کھیڑہ ہے۔ جہاں تین چار سو کے قریب مسلمانوں کی آبادی ہے۔ یو پی میں جو واقعات مسلمانوں پر گزر رہے ہیں انہی میں سے ایک واقعہ موضع علی پور کھیڑہ میں ہوا۔ جو کہ ۱۹ مئی ۱۹۳۱ء کے الامان میں شائع ہو چکا ہے۔ اور وہ یہ کہ ۱۷ مئی ۱۹۳۱ء کو موضع علی پور کھیڑہ میں پیٹھ کا روز تھا۔ چالیس پچاس کے قریب ہندوؤں نے بازار پر حملہ کیا۔ اور اس میں یہ خاص اہتمام کیا۔ کہ صرف مسلمانوں کو لوٹے۔ چنانچہ لوٹ ہونے لگی۔ غریب مسلمان دوکاندار مضروب ہونے لگے۔ چند مسلمان وہاں سے بھاگ کر مسجد میں پناہ گزیں ہوئے جن کا تعاقب کیا گیا۔ ایک دوکاندار مرتا ہندو گروہ کے ہاتھ پڑ گیا اس کو اتنا مضروب کر دیا کہ اس کے بچنے کی امید نہ رہی مسجد کی آرائش اور ضروری اشیاء سب توڑ پھوڑ ڈالی گئیں۔ غرضیکہ بیچارے مسلمان مضروب بھی ہوئے۔ اور ان کا مال بھی لوٹ لیا گیا۔ کئی گھنٹہ کے بعد پولیس نے آکر امن قائم کیا

پندرہ آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سات کے نام وارنٹ گرفتاری نکل چکے ہیں۔ مجسٹریٹ کے ہاں مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ سرکاری کورٹ انسپکٹر اور مضروبوں کے وکیل کی پیروی میں مقدمہ سنا جا رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ضلع مین پوری میں کوئی مشہور مسلمان وکیل نہیں ہندوؤں کا زور ہے۔ مقدمہ سشن جانے پر قابل مسلمان وکیل کی ضرورت ہے ایک یہ بھی مشکل ہے کہ مسلمان نہایت غریب ہیں کسی قابل وکیل بیرسٹر کا محنتانہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یو۔ پی کے قابل وکلاء صاحبان توجہ فرمائیں۔ اور اس مصیبت کے وقت اپنے بھائیوں کی مدد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(نامہ نگار)

ایک عیسائی سے کامیاب مناظرہ

۲۹ جون ایک عیسائی میلارام کے ساتھ بھینی میاں خاں میں تقریباً ۴ گھنٹے الوہیت مسیح اور دعوی مسیح موعود علیہ السلام پر از روئے بائبل و قرآن مباحثہ ہوا۔ خداتعالیٰ نے اس قدر نمایاں فتح دی۔ کہ گاؤں کے لوگ اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے عیسائی مناظر کی ناکامی کا کھلے طور پر اعتراف کیا۔ الحمد للہ خاکسار محمد صادق

سکندر آباد کے فساد کے مزید حالات

۷ جولائی ۱۹۳۱ء کو جماعت احمدیہ ملتان کی طرف سے دریافت حال کیلئے میں سکندر آباد پہونچا۔ میں نے جو کچھ وہاں پہونچ کر دیکھا اور معتبر آدمیوں سے سنا۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ایسوشی ایٹڈ پریس اور ہندو اخبارات نے جو کچھ لکھا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے۔ اس ہندو خبر رساں ایجنسی نے وجہ فساد آپس کا لین دین قرار دے کر ہندو سورماؤں کی سنگھٹنی ذہنیت کی پردہ پوشی کرنی چاہی ہے یعنی بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک مسلمان زمیندار نے کسی ہندو ساہوکار سے دس ہزار روپیہ بطور قرض طلب کیا۔ قرض نہ ملنے پر مسلمان زمیندار نے ہندوؤں کو لوٹنے کا چیلنج دیا اور اسے پورا کر دکھایا یا بقول ایسوسی ایٹڈ پریس مسلمان عرصہ سے ہندوؤں کو لوٹنے کی سازش کر چکے تھے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی خود ساختہ الزام غلط بلکہ سرتاپا غلط ہیں۔ اصل وجہ فساد کی یہی ہے۔ کہ تعمیر مسجد اور مسلمان مستورات کی ہندوؤں کی دکانوں پر جانے کی بندش۔ ان دو باتوں نے ہندو سورماؤں کو عرصہ سے برافروختہ کیا ہوا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا۔ کہ مورخہ ۳ جولائی کو ملک نصیر بخش صاحب پر شیخ محمد علی صاحب کے مکان پر بیٹھے ہوئے نہتے اور تنہا ہونے کی صورت میں اوم اوم کے نعرے لگاتے ہوئے کلہاڑیوں اور چھویوں وغیرہ سے مسلح حملہ کر دیا گیا۔

اسی وقت قریب کے تین چار مسلمانوں نے ملک صاحب کو بچانے کے لئے مقابلہ کیا۔ اور ملک صاحب کے ساتھ شیخ محمد علی اور شیخ سراج دین وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ملک صاحب کو ایک مکان میں بند کر کے اندر سے کنڈا لگا لیا۔ اور دروازوں کو مضبوطی سے دبائے رکھا۔ اگر خدانخواستہ وہ تین چار مسلمان مدافعت نہ کرتے اور ملک صاحب وغیرہ مکان میں پناہ نہ لیتے۔ تو وہ یقیناً ان ہندوؤں کے ہاتھوں قتل کر دئے جاتے۔ افسوس ہے۔ کہ قاتلانہ حملوں کی ابتداء تو یہ ہندو سورما کریں مگر جیل بھرنے کے لئے مسلمان گرفتار کئے جائیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ ہندو طاقت ور سرمایہ دار منظم اور واویلا کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ یہاں بھی سنہری روپہلی گنگا جمنا خوب بہائی جا رہی ہے۔ چنانچہ سنا ہے۔ کہ پینتیس ہزار روپیہ مقدمات کی پیروی کے لئے جمع ہو چکا ہے۔ فی زمانہ کسی ہندو آبادی میں عبادت الٰہی کے لئے مسجد تعمیر کرانا یا اپنی قوم کی اصلاح کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ جس کی پاداش میں سنگھٹنیوں کے نزدیک قتل کر دینا بھی کوئی سزا نہیں۔ ان ہی دو باتوں نے ملک صاحب پر قاتلانہ حملہ کرایا۔ اور شیخ سراج دین صاحب کو معہ ستائیس غریب مسلمانوں کے کل مورخہ ۸ جولائی گرفتار کر کے ملتان جیل میں بھجوایا۔ نہ شیخ سراج دین صاحب مسجد کی بنیاد چنوڑ گڑھ میں رکھتے۔ اور نہ جیل خانہ کی ہوا کھاتے۔

ہندو اخبارات اپنی کذب بیانی سے کام لے کر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں کہ پانچ سات ہندو پہلی مسلمانوں سے حملہ کرایا گیا۔ حالانکہ اس وقت تک جتنے آدمی بھی گرفتار ہو کر جیل پہنچے ہیں۔ وہ تقریباً سب کے سب سکندر آباد یا ملحقات کے ہندو زمینداروں کے مزارعہ۔ یا ملازم یا پیشہ ور کمین ہیں۔ جن پر ملک نصیر بخش صاحب یا اور کسی مسلمان کا کوئی اثر نہیں

اس میں کچھ شک نہیں کہ چند مکانات ضرور نذر آتش ہوئے۔ مگر سنا جاتا ہے ہندوؤں نے یہ کاروائی خود کی ہے۔ تاکہ سنگھٹنی یورش پر پردہ پڑ جائے۔ اگر ہندوؤں نے اپنے مکانوں کو خود نذر آتش نہ بھی کیا ہو۔ تو ان مکانات کے جلائے جانے کی ذمہ داری بھی ہندوؤں ہی پر عائد ہوتی ہے کیونکہ اگر ہندو سورما اوم اوم کے نعرے لگاتے ہوئے ملک نصیر بخش اور دوسرے مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ نہ کرتے اور مسلمانوں کو شدید ضربات نہ پہنچاتے۔ تو چند مسلمان مشتعل ہو کر ایسا فعل ہرگز نہ کرتے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ تلاشی میں مال غنیمت برآمد ہوا۔ یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ یہ غلط پروپیگنڈا محض اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ ثابت کیا جائے کہ مسلمانوں نے بہت لوٹا ہے۔ اور اب ہندو نادار ہو گئے ہیں حالات بتا رہے ہیں اور یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ اب ہندو کسی مسلمان کو سکندر آباد میں نہ رہنے دیں گے۔ کیونکہ اول تو ہندو ہر مسلمان کو اپنا مجرم و ملزم بنا کر کے گرفتار کرا رہے ہیں۔ اگر کوئی خوش قسمتی سے بچ بھی گیا۔ تو اس کا سکندر آباد میں رہنا مشکل ہے۔

اس وقت زیادہ توجہ کے قابل یہ امر ہے۔ کہ جو مسلمان گرفتار ہو رہے ہیں وہ سب غریب ہیں۔ مقدمات کی پیروی کے لئے خرچ کرنا تو درکنار۔ ان کے پس ماندہ بیوی بچوں کو کھانا میسر آنا بھی مشکل ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ زمیندار طبقہ کی حالت پہلے ہی ناگفتہ بہ ہے۔ ان غریب مسلمانوں کے جیل جانے کے بعد ان کے اہل و عیال کا تنہا ظالم ہندوؤں کے علاقہ میں رہنا خطرات سے خالی نہ ہوگا۔ میں مسلمانان ہند اور مسلمانان پنجاب سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اپنے ان غریب نادار اور مظلوم بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کریں۔ خصوصاً مسلمانان ملتان کا فرض ہے کہ وہ ایک امدادی کمیٹی بنا کر زر امدادی مہیا کریں اور خود منظم ہونے کی سعی کریں۔ ورنہ ان کو بھی ایک دن ایسا ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔ اور اسی طرح کس مپرسی کی حالت میں مسلمان مٹتے مٹتے مٹ جائیں گے۔

(شیخ) فضل الرحمٰن اختر پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان

حبّ اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حبّ اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضلِ خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مُردہ پیدا ہوتے ہیں اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نور الدین صاحب طبیب مرحوم کی مجرّب حبّ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرّب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گُل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اُٹھائیں۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ ۴ آنہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر ۱۰ روپیہ لور اور نصف منگوانے پر صرف محصولڈاک معاف:

مقوّی دانت منجن

مُنہ کی بدبو دُور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور مُنہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دُور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ آنے۔

سُرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند۔ غبار۔ نگرے۔ خارش۔ جالا۔ ناخونہ۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سُرخی اور موٹائی دُور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرست کرنا۔ اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے:

المشتہر ــــــــــ ان

نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہی۔ بلا تامل منگاؤ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضلِ خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک عہ؍ :

ملنے کا پتہ:

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

جدید انگلش ٹیچر کو دیکھکر فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یاد آگیا

جناب ماسٹر شیخ الدین صاحب بلہوری سکول پوردہ کانپور فرماتے ہیں۔

آج تک میری نظر میں دو کتابیں لڑکوں کی شمع ہدایت کیلئے درجہ اولی رکھتی تھیں۔ لیکن اب جدید انگلش ٹیچر مصنفہ ماسٹر صدیق الحسن خان کو دیکھ کر خدا کا کلام فضّلنا بعضھم علیٰ بعضٍ یاد آگیا۔ درحقیقت یہ کتاب بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ براہ مہربانی ایک اور کتاب اس پتہ پر ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔

جناب آمنہ بیگم صاحبہ دختر جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب فوجی جمعدار قادیان تحریر فرماتی ہیں۔ جدید انگلش ٹیچر کو میں اُستاد کرتی تھی۔ اس سے اوّلی اور بہتر پایہ میں نے انگریزی میں کافی سے زیادہ لیاقت حاصل کر لی ہے۔ اور انگریزی گرامر سے خوب واقفیت ہو گئی ہے۔ جس کیلئے میں مصنف کی بہت مشکور ہوں۔ کیونکہ اس کے بغیر میں انگریزی میں اس قدر لیاقت حاصل نہ کر سکتی تھی۔ وہ لوگ جو اپنی پردہ دار لڑکیوں کے لئے گھر میں استاد نہ رکھ سکتے ہوں ان کیلئے یہ کتاب مفید ثابت ہو گی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک اگر لائق استاد کی طرح انگریزی نہ پڑھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوا لیں۔

قمر برادرز (الف) شملہ

موت کی گرم بازاری

اور امراض دِق و سِل کی تباہ کاریوں کے سیلاب کو دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب بی۔ ایم۔ ایس نے ان لاعلاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ پیدا کی گئی ہو۔ آپ نے معتبر عربی فارسی انگریزی کی طبّی کتب سے ان امراض کے متعلق جو کچھ حاصل کیا ہے اس کو البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل کی صورت میں اس طرح یکجا کر دیا ہے۔ کہ اس میں دِق کی تعریف اور اس کے اسباب علامات اس سے بچنے کے طریقے اور علاج نہایت شرح و بسط کیساتھ درج ہیں۔ کوئی کتب خانہ بلکہ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔ قیمت فی جلد للعہ

ملنے کا پتہ:۔ شوکت تھانوی زرد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

تلاشِ پسر

میرا لڑکا لال خان دوکاندار قادیان تقریباً دو ماہ سے لاپتہ ہے۔ رنگ گندمی۔ قد میانہ۔ عمر تقریباً تئیس سال ڈاڑھی خاصی لمبی۔ جسم فربہ۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو مجھے اطلاع دیکر عنداللہ ماجور ہوں:

خاکسار:۔ محمد فضل خان ملازم نواب صاحب معرفت مولوی غلام نبی صاحب فاضل قادیان

رشتہ مطلوب ہے

ایک مخلص احمدی کی دو لڑکیوں کے لئے دو ایسے لڑکوں کی ضرورت ہے۔ جو دیندار شریف اور سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے ہوں۔ لڑکیاں ایک صالح باپ کی ہیں۔ صحت و تندرستی اچھی ہے۔ ضروری نوشت و خواند کر سکتی ہیں۔ عمر ۱۶ و ۱۴ سال۔ گجرات۔ جہلم۔ گوجرانوالہ کو ترجیح ہو گی۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:

عرفانی دفتر اخبار سالار پوسٹ نمبر ۹ بمبئی

تجارت کرو اور فائدہ اُٹھاؤ

کمپنی ہٰذا کے کارکن احمدی ہیں کوئی دھوکہ نہ ہوگا مال دیانتداری سے کم منافع پر سپلائی کیا جائیگا

یورپ۔ امریکہ۔ چین۔ جاپان وغیرہ کا نئے ڈیزائن اور موسم گرما کا کم خرچ بالانشین۔ وائل۔ چکن۔ رسلک۔ چھینٹا۔ سلک۔ جھینٹ۔ جالی لٹھا۔ قمیصوں۔ پاجاموں زنانہ دوپٹوں کا ہر قسم کا کٹ پیس جائے نماز قالین واٹر پروف کوٹ یعنی برساتی مسہری یعنی مچھر دانی مقابلتاً ارزاں نرخ پر ہم سے منگوائیں۔

نمونہ کی گانٹھ مالیتی پچاس روپیہ سے دو صد روپیہ تک ہے جس میں ہر قسم کے مال کا نمونہ ہوگا۔ ذاتی ضروریات اور تجارت کے لئے ہم سے منگوا کر معقول نفع اٹھائیں۔ پردہ نشین مستورات تک ہم سے مال منگوا کر فائدہ اُٹھا رہی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم ضرور پیشگی آنی چاہیئے۔ ولایت کی سربندھ گانٹھوں اور پیٹی بوں کا نرخ اور پرائس لسٹ طلب کریں۔

امریکن کمرشل کمپنی تھوک تاجران کٹ پیس کوٹھی نمبر ۱۱

بے روزگاری سے نجات

اگر آپ کم سرمایہ سے معقول منافع چاہتے ہیں۔ تو ہم سے چین۔ جاپان۔ فرانس۔ یورپ۔ امریکہ اور ہندوستانی ملوں کے تازہ چالان کے بالکل نئے اور دلکش نہایت ہی دلفریب ڈیزائن کے پارچہ جات سالم تھان اور کٹ پیس منگوا کر تجارت کریں۔

سینیل کی گانٹھ پچاس روپے میں بھیجی جاتی ہے۔ اس سے یکصد روپے کے کپڑے تیار ہو سکتے ہیں۔ تجارت پیشہ لوگ دو صد یا زائد روپے کی گانٹھیں تھوک نرخ پر طلب کر کے فائدہ اٹھائیں۔ بڑے بیوپاری ولایتی سر بند گانٹھیں ساڑھے چار صد سے ۸ سو روپے یا زائد کی رعایتی نرخ پر طلب کریں۔ جو کسی کمپنی سے ایسا مال اسی نرخ پر نہیں ملیگا۔ مال گاڑی کا پورا کرایہ پارچات یا کوٹوں کا بذمہ کمپنی ہوگا۔ برساتی کوٹ نئے عمدہ درجہ دوم ساڑھے سات روپے فی عدد اور درجہ اول ۹ روپے ۱۲ آنے فی عدد کے حساب سے طلب کریں۔

> پرانے کوٹوں کا موسم آرہا ہے۔ ابھی سے آرڈر بھیجیں تاکہ وقت پر مال گاڑی سے مال آسانی سے پہنچ جائے۔ جملہ گانٹھیں امریکہ کی سر بند ہونگی۔ مال نہایت عمدہ نئے کے برابر ہوگا

جملہ آرڈروں کے ہمراہ پچیس ۲۵ فیصدی کے حساب سے رقم پیشگی آنی لازمی ہے۔ بوٹوں اور سلیپروں کی خرید کیلئے خط و کتابت سے طے کریں۔

معقول تنخواہ اور کمیشن پر دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تھوڑا بہت سرمایہ رکھتے ہوں۔ نیک نیتی سے روزگار کرنیوالے فوراً معاملہ طے کریں۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ برانچ آفس بمبئی ۸

سیرۃ النبی جلد ثالث پر تنقیدی نظر

ہر احمدی پر اس کا دیکھنا فرض ہے۔ باعث ازدیاد ایمان ہوگا جس میں سیرۃ النبی جلد ثالث پر ناقدانہ نظر ڈال کر ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی۔ ایم۔ ایس نے ان لغزشوں پر علمی روشنی ڈالی ہے جو مصنف نے اس معرکۃ الآراء کتاب میں کی ہیں۔ اور یہ فرض کر دیا ہے کہ جو لوگ سیرۃ النبی جلد ثالث پڑھیں۔ وہ اس تنقید پر بھی نظر ڈالیں۔ اس کتاب کی صرف چند کاپیاں باقی ہیں قیمت فی جلد ۸ر

ملنے کا پتہ
شوکت تھانوی نزد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

احمدیہ پریس امرتسر

میں اردو انگریزی وغیرہ ہر قسم کا کام نہایت اعلیٰ اور عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

محمد شفیع احمدی مالک احمدیہ پریس امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض نا طاقتی اٹھرا اور سٹیریا کی بہترین دوا ہے

قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے محصول ۸ر

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

حب مقوی اعصاب

فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں۔

قیمت پچیس ۲۵ گولیاں ایک روپیہ ۸ر

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں مال دیانتداری سے بھیجا جاتا ہے

ہر قسم کے عمدہ۔ ارزاں۔ زنانہ مردانہ کٹ پیس کی گانٹھ مالیتی دو صد روپیہ بغرض تجارت منگوا کر نفع اٹھاؤ۔ ذاتی ضرورت کیلئے پچاس روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر اہل و عیال کے کم خرچ بالا نشین پارچات بنواؤ۔ قلیل سرمایہ کی بہترین تجارت ہے۔ پردہ نشین مستورات بھی یہ تجارت کر رہی ہیں۔ چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہیئے۔

امریکہ کی سر بند سالم گانٹھیں

موسم آرہا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ کی گانٹھوں کا ابھی سے آرڈر بھیجئے۔ ہمارا مال سب سے اعلیٰ نرخ سب سے ارزاں ہیں اس وقت آرڈر دینے والوں کو خاص رعایت۔ کرایہ مال گاڑی بالکل معاف تھوک نرخ طلب کرو۔

برساتی واٹر پروف کوٹ۔ جائے نماز قالین ارزاں نرخ پر منگوایئے

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی ۱۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— حکومت ہند نے ایک ایسی کمیٹی کے تقرر کا اعلان کیا ہے۔ جو صوبہ سندھ کی علیحدگی۔ اس کے محاصل و مخارج سکھر بیراج کے قرضہ کی ادائیگی اور دیگر مالی ذمہ واریوں کے متعلق رپورٹ کرے گی۔ کمیٹی کے صدر مالٹلز اورنگ آئی۔ سی۔ ایس ہوں گے۔ ان کے علاوہ ایک انگریز رکن اور ایک سیکرٹری ہیں۔ کمیٹی کا صدر مقام کراچی ہوگا۔

—— عدالت عالیہ لاہور کے چالیس کلرکوں کو تخفیف کی وجہ سے علیحدگی کا نوٹس دیدیا گیا ہے۔

—— کیاٹو (جاپان) کی رصدگاہ نے اعلان کیا ہے کہ وہاں کے ہیئیت دانوں ایک نیا سیارہ دریافت کیا ہے۔ جو زمین سے ۱۸½ کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کے قطر کا اندازہ ۱۱ ہزار میل لگایا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے بمبئی میں کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ختم ہونے پر گاندھی جی فوراً شملہ روانہ ہو جائیں گے تا وائسرائے سے ملاقات کر سکیں۔

—— امرتسر کی ایک عدالت نے ایک شخص کو کسی کی عینک چرانے کے جرم میں سات سال قید سخت کی سزا دی۔ کیونکہ وہ عادی مجرم تھا۔

—— ۹ جولائی کو دہلی پولیس نے ایک شخص کرانتی کمار کو ڈسٹرکٹ جیل میں گرفتار کر لیا۔ جہاں مقدمہ سازش کے ملزم سٹر دھنونتری سے ملاقات کرنے گیا تھا۔ خیال ہے کہ یہ شخص مقدمہ سازش لاہور کا مفرور ہے۔

—— ۹ جولائی کو سکھوں کے ایک وفد نے شملہ میں وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اور ایک سپاس نامہ پیش کیا۔ جس میں سکھوں کے سترہ مطالبات درج تھے۔ جواب میں وائسرائے نے یقین دلایا۔ کہ میں تمام اقوام اور اقلیتوں کے تحفظ حقوق کے لئے اپنی تمام قوت استعمال کروں گا۔

—— نواب صاحب بہاولپور نے نوآباد علاقہ کے آبیانہ میں پچاس فیصدی اور پرانے علاقہ میں ۳۳ فیصدی تخفیف کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اقساط کی وصولی بھی ملتوی کر دی ہے۔

—— سوئٹزرلینڈ کے دارالعوام میں ۱۴ کے مقابلہ میں ۲۲ ووٹ کی کثرت سے سزائے موت کو یکسر اڑا دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

—— ویلور میونسپل کمیٹی نے پکٹنگ کو تقویت دینے کے لئے پکٹنگ کمیٹی کو دینے کے لئے پانسو روپیہ منظور کیا۔ اس سے قبل کوئمبٹور میونسپلٹی بھی ایسا کر چکی ہے۔

—— ۹ جولائی کو دارالعوام میں سوال کیا گیا۔ کہ کیا حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ ایسوشی ایٹڈ پریس اور رائٹر ایجنسی اپنی خبروں میں ہندو نقطہ نگاہ کی حمایت کرتی ہیں۔ نیز کیا ان کو حکومت کی طرف سے کوئی امداد ملتی ہے۔ وزیر ہند نے کہا ان کے تعصب کی کوئی شکایت موصول نہیں۔ ہاں میں نے پڑھا ہے کہ مسلمان اپنی علیحدہ ایجنسی قائم کرنے والے ہیں۔ دونوں ایجنسیوں کو حکومت کی طرف سے امداد دی جاتی ہے۔

—— شملہ کی اطلاع ہے کہ اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۷ ستمبر ۱۹۳۱ء کو منعقد ہوگا۔

—— ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء کو قصبہ لار ضلع گورکھپور میں بلدیہ کی صدارت کے معاملہ پر ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا تھا جس میں دو مسلمان شدید اور کئی ایک زخمی ہوئے تھے۔ ۱۴۱ ہندوؤں کا چالان کیا گیا۔ جن میں سے ۸۶ سیشن سپرد ہوئے۔ سیشن جج نے ان میں سے ۲۷ کو مجرم قرار دے کر ۲۳ کو عبور دریائے شور اور چار کو مختلف میعاد کی سزائے قید دی ہے۔ فیصلہ میں پولیس افسروں کے متعلق ہندوؤں کی صریح طرفداری کرنے کے متعلق بہت ریمارکس کئے گئے۔

—— کابل کے خلاف اخبار زمیندار کی فتنہ انگیزی بدستور جاری ہے۔ چنانچہ دس جولائی کو پولیس نے اس کے دفتر کی تلاشی لے کر کئی پرچے ضبط کر لئے۔ اور نئے نام نہاد ایڈیٹر کو گرفتار کر کے لے گئی۔ چونکہ اس نے ضمانت دینے سے انکار کیا۔ اس لئے جیل بھیج دیا گیا۔

—— ۹ جولائی ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان میں عام کساد بازاری کا ذکر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا اس وقت سول نافرمانی پھوٹ پڑنے کا اندیشہ نہیں۔ جتنا دیہاتی بے چینی کا۔ ہندو مسلم سوال کے سلسلہ میں کہا۔ ہندوؤں کو اس بات کا اشتیاق ہے۔ کہ ان کی امیدیں پوری ہوں اور مسلمانوں کا مطالبہ یہ ہے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ وزیر اعظم کا ۱۹ جنوری ۱۹۳۱ء والا اعلان دہراتے ہوئے آپ نے کہا۔ امید ہے یہ اعلان مسلمانوں کی تشویش دور کرنے میں ممد ہوگا۔

—— کانگریس کی مجلس عاملہ نے ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق مولانا شوکت علی کو جو دعوت دی تھی۔ اس کا ذکر پچھلے پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ آخر یہ تجویز ہوئی۔ کہ ان کے ساتھ گفت و شنید ترک کر کے نیشنلسٹ مسلمانوں سے معاہدہ کیا جائے۔ مگر گاندھی جی نے اس کی مخالفت کی۔ بہر حال ڈاکٹر انصاری۔ ڈاکٹر عالم۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ سردار سردول سنگھ کویشر اور ایک ہندو ممبر پر مشتمل ایک کمیٹی اس کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے مقرر کی گئی۔

—— اخبار ویر بھارت کے ایک پرچہ پر پرنٹر و پبلشر کا نام چھپنے سے رہ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چھ ماہ قید با مشقت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ یہ خبر درج کرتے ہوئے ہم نے اس سزا کو بہت زیادہ بتایا تھا۔ اب اپیل پر سیشن جج نے صرف ایک روپیہ جرمانہ کر کے باقی سزا منسوخ کر دی۔

—— سری نگر میں سیلاب کا جو خطرہ تھا۔ وہ بہت حد تک کم ہو گیا ہے۔ کیونکہ پانی اتر رہا ہے۔

—— لاہور میں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ تخفیف مصارف کے خیال سے پنجاب گورنمنٹ نے پولیس ٹریننگ سکول پھلور کچھ عرصہ کے لئے بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— دس جولائی کو لاہور میں احرار اسلام کانفرنس کے منتخب صدر مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا جلوس نکالا گیا۔ اور ۱۱ جولائی کو رات کے ۸½ بجے کانفرنس کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ مولوی مظہر علی اظہر نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ اس کانفرنس کی رائے میں موجودہ حالات میں جداگانہ انتخابات جاری رہنے چاہئیں۔ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں کی مجالس میں ان کی اکثریت جاری رکھنا چاہیئے۔ یہ طریق انتخابات اس وقت تک جاری رہیں۔ جب تک ہندوؤں کا رویہ مسلمانوں کی طرف جارحانہ ہے۔

—— جموں ۱۰ جولائی۔ سر ہری سنگھ مہاراجہ جموں و کشمیر نے ایک اہم اعلان کیا ہے۔ جو سری نگر اور جموں میں بیک وقت پڑھا گیا اس میں کہا ہے کہ مجھے اس بات کا بڑا ناز تھا کہ ہم خوش قسمتی سے تمام فرقہ وارانہ جھگڑوں سے بالکل پاک تھے۔ اس واسطے مجھے یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی ہے۔ کہ حال میں بیرونی اثرات کی وجہ سے جموں و سری نگر کے بعض فرقوں میں کچھ بدلی ہوئی روش نظر آتی ہے۔ اس تحریک سے اندیشہ ہے۔ کہ فرقہ وار تنازعات میں ترقی ہو جائے۔ اور بعض صورتوں میں اس سے امن عامہ میں خلل واقعہ ہو جائے اس وجہ سے یہ ضروری خیال کیا گیا ہے۔ کہ اس اعلان میں صاف طور پر اظہار کر دیا جائے کہ اس قسم کی تحریکوں اور فرقہ وارانہ تعلقات کے متعلق میرا اور میری حکومت کا طرز عمل اور رویہ کیا ہوگا۔ میں نے اپنے عہد حکومت کے شروع میں تمہارے سامنے اعلان کیا تھا۔ کہ میرا مذہب انصاف ہے۔ اس اعلان پر آج تک میں قائم رہا ہوں۔ اور آئندہ بھی ہمیشہ قائم رہونگا۔ میں نے اپنی رعایا کے ساتھ مذہب کی بناء پر کبھی کوئی امتیاز نہیں کیا۔ اور نہ آئندہ میں اس قسم کا امتیاز رکھوں گا۔ لیکن اس کے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔